منشور محمدی

منشور رسولان ممسہ محتاج بخاتم | باخاتم دھر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تورزیہ انجیل بہ تبجیل | گویا ن صفت و سیرت مبرور محمدؐ

مطبوعہ ۶ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۲۵ جنوری سنہ عیسوی

لا الٰہ الا اللہ | اشتہار | محمد رسول اللہ

بعد تحمید کردگار و نعت جناب رسولؐ مختار مشتاقان حق پسند کو بشارت و معاونان دین اسلام کو اشارت ہو کہ یہہ اخبار خیر خواہ انام منشور محمدی نام عشرہ وار مہینے مین تین بار پانچوین۔ پندرہوین پچیسوین کو حلیہ طبع سے محلی جلوۂ اشاعت دکھاتا ہے۔ اپنی حق گوئی و حق بیانی سے ایک عالم کے پسند آتا ہی چونکہ مذہبی اخبار ہے۔ اور ہر دنیاوی و اصلی

اس کا خواستگار لہذا۔ قیمت قلیل مقرر ہے۔ گویا خذف کے مول جواہر ہے یعنے قیمت سالانہ اس اخبار نادر روزگار کی بصیغۂ پیشگی چار روپیہ دو آنے مع محصول ڈاک ہی۔ مابعد کی کچھ شرط نہین۔ امید قوی ہی کہ ناظرین حق پسند و معاونان دین اسلام اسکی خریداری فرمائینگے۔ تھوڑے سے صرف مین بڑا اجر پائینگے۔

نمبر ۳۳

ہوے تو نہ صرف قریش بلکہ اکثر محمدی بھی ناراض ہوے
کہ حرام مہینہ مین محمد کے حکم سے خونریزی اور لڑائی علانیہ
آئی اور اسے جہت سے محمد نے اس مال کا خمس لینے سے
انکار کیا تاکہ لوگ گمان کرین کہ محمد بھی عبداللہ کے کام سے
ناراض ہے " " " " آخرکار محمد نے انکو خوش
کرنے اور عربون کی تہمت مٹانے اور اس مال کی خمس لینے
کے جایز ٹہرانے کو یہہ آیت نازل کی " " " یسئلونک
عن الشہر الحرام " " " فقط -

جواب سیرت و تاریخ کی کتابون مین یہہ قصہ مختلف
طور پر روایت ہوا ہے اور یہی اسکا اختلاف دیگر
قراین جو بیان ہونگے - اس قصہ کو اس قابل نہین
رکہتے کہ اسکو کسی اعتراض کی دلیل گردانا جاوے -
۱ - محمد بن سعد کاتب الواقدی نے اپنی طبقات مین اس
خط کا بالکل ذکر نہین کیا - ۲ ہشامی اور طبری نے ابن
اسحاق کی متابعت مین اور واشنگٹن ارونگ نے
(سرہ) اس خط کے آخر مین یہہ فقرہ نقل کیا ہے -
"مجھے اُن کے حالات کے خبر لاوی" - ان دونون
دلیلون سے ثابت ہے کہ یا تو کسی تحریری حکم کا دیا جانا
محض خلط ہے یا اگر صحیح ہے تو وہ اس غرض سے تھا
کہ ان لوگون کے حالات کی خبر لاوے - پس یہہ محض
بہتان ہے کہ پیغمبر نے قریش سے بدلہ لینے کو عبداللہ
کے تین روانہ کیا - ۳ - آزبل بیم میور نے صاف
نقل کیا ہے کہ جب عبداللہ بن جحش مدینہ مین آیا تو

جلد ۳

جناب پیغمبر نے فرمایا کہ مینے کبھی نہین کہا تھا کہ شہر
حرام مین لڑائی کیجیو (جلد ۳ ص ۳۷) - ۴ - زینی
اور عرودہ کہتے ہین کہ عبداللہ بن جحش کے کل کارروائی
کو جناب پیغمبر نے نامنظور اور غیر جایز قرار دیا اور شخص
مقتول کی دیت دلوائی - یہہ دونون باتین یہہ ثابت کرتے
ہین کہ جناب پیغمبر نے نہ عبداللہ کو بھیجا اور نہ بعد مین اس
مال کے خمس کو جایز قرار دیا - ۵) وہ تحریر جو عبداللہ
ابن جحش کو کہتے ہین کہ دیگئی تہی اس مضمون کے تھی
کہ نخلہ تک جانا مگر اپنی ہمراہیون مین سے کسی پر جبر کرنا
جو کوئی بخوشی ساتہہ جاوے اسی کو لیجانا اور جب تو وادی
نخلہ پر پہونچے تو وہان قریش کے قافلہ کے گھات مین
رہنا فقط - ہم بیان کر چکے ہین کہ اسکا آخری فقرہ
درست و صحیح نہین اور اسکی برخلاف ابن اسحاق ہشامی
اور طبری اور نیز واشنگٹن ارونگ عیسائی مورخ نے
صرف اتنا ہی نقل کیا ہے کہ - انکن حالات کی خبر لے آ
مگر ڈاکٹر ویل اس فقرہ کو وضعی قرار دیتا ہے اس دلیل سے
کہ عبداللہ نے جب اس تحریر کو پڑہا تو اپنی ساتہیون سے
کہا کہ جو کوئی شہید ہونا چاہتا ہو میرے ساتہہ چلے -
مگر دراصل یہی فقرہ موضوع معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس
وقت تک شہادت کے فضایل و احکام مسلمانون مین
رایج نہین ہوے تھے اور اک وجہ اور بھی اسکی خلاف
ہی کہ روایت مین یہہ بھی ہے کہ عبداللہ نے کارروان
پر حملہ کرنے سے کچہہ پیشتر مشورہ قتال بہی کیا تھا تو پھر

مین کرے تو وہان کی ہر ایک مرد کو تلوا سکی دار سے
قتل کر ۱۳ مگر عورتون اور لڑکون اور مواشی کو اس سب
یہ جو اس شہر مین ہو لوٹ لے اور تو اپنے دشمنون کی
لوٹ کو جو یہواہ تیرے خدا نے تجھے دی ہے کھائیو - ۱۵
تو اون سب شہرون سے جو تجھ سے بہت دور ہین اور
اون قومون کے شہرون مین سے یون ہی کیجیو
۱۶ لیکن ان قومون کی شہرون مین جنہین یہواہ تیرا
خدا تیری میراث کر دیتا ہے کسی چیز کو جو سانس لیتے ہو
جیتا نچھوڑیو ۱۷ بلکہ تو اونکو یک لخت نابود کیجیو حتی اور
اموریے اور کنعانی اور فرزی اور حوی اور یبوسی کو جیسا
یہواہ تیری خدا نے تجھے حکم کیا ہے - ۱۸ تا کہ وے اپنے
سارے کریہ کام جو اونہون نے اپنے معبودون کے کئے تمکو
نہ سکھلا دین کہ تم یہواہ اپنے خدا کے گنہگار ہو جاؤ ۱۹
اس اخیر درس مین جہاد کی وہی علت بیان ہوی ہے
جو قرآن مجید مین بیان کی گئی وقاتلوا ہم حتی لا تکون
فتنۃ - قتال کرو کفار سے یہانتک کہ نہ باقی رہے فتنہ
یعنے شرک - اگر شرک باقی رہے تو مشرکین مومنون کو گمراہ
کرینگے - ناظرین ملاحظہ کرین کہ قتال محمدی مین اور جہاد
موسوی مین کیسی مشابہت تامہ ہے جسطرح شریعت موسوی مین
بعض کفار سے جزیہ لینا درست ہے اور بعض سے نہین -
اسیطرح شریعت محمدی مین بعض سے لینا جایز ہی اور بعض سے
نہین اور جسطرح وہان چند قومون سے صلح کرکے جزیہ
لینا نہین اسیطرح یہان بھی مشرکین کے عرب سے جزیہ لینا

درست نہین جیسے وہان ہے کہ اگر کفار صلح کرین اور
جزیہ دینا چاہین تو مانے جائین ایسے ہی یہان
بھی جیسے لوٹ کا مال لینا وہان جایز ہے ایسے ہی یہان
بھی درست ہے اور کیونکر نہ مشابہت ہتا - اللہ جل جلالہ
تو پہلے ہی حضرت موسیٰ سے فرما چکا تھا مین اون کے لئے انکے
بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام
اوسکے مونہہ مین ڈالون گا اور جو کچھ اوسے فرماؤن گا
وہ اون سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو نہ
سنیگا تو مین اوس سے مطالبہ کرون گا (استثنا باب ۱۸)
اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ یہہ خبر توریت کی ہمارے نبی
علیہ السلام پر کیسی چسپان ہے کہ آپکی عادات اور آپکی
شریعت کیسی حضرت موسیٰ کی مطابق ہے اور جسنے احکام
الٰہی کو آپکے فرمانے سے قبول نکیا دیکھئے کیسا مطالبہ کیا
گیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ سے کفار دشمن خدا
کا تہ تیغ ہونا اور سرکشون کا عذاب الٰہی مین گرفتار ہونا
اور آپکا مانند حضرت موسیٰ کے ہونا تو آپکی نبوت کی بہت
بڑی دلیل ہے کیونکہ اگلے کتب مین آپکی اوصاف یہی بیان
ہوی ہین کہ آپ موسیٰ کے مانند ہونگی اور منافقون اور سرکشون
سے انتقام لینگے جیسا کہ خبر مذکورہ سے معلوم ہوا یہان
ایک امر قابل تنبیہ یہہ ہے کہ شاید پادری رجب علی صاحب
یہہ گھمنڈ ہو کہ ہمنے اپنے ایک رسالہ مین ثابت کیا ہے کہ خبر
مذکور حضرت مسیح کی ہے نہ حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین
کی سو ہہ کان کہولکر سن لین کہ وہ کتاب اونکی مردود

ہو چکی ہے ہمارے ایک فاضل بے عدیل مناظر عدیم المثیل
نے نہایت عمدہ اوسکا جواب لکھا ہے جسکا نام بشارات النبیین
فی رسالۃ سید المرسلین ہے - انشاء اللہ عنقریب
طبع ہوکر ملاحظہ سے گذریگا - فتربصوا انا معکم من المتربصین
اور گنتی کی ۳۱ باب مین ہے ۱ پھر خداوند نے موسی کو
خطاب کرکے فرمایا کہ ۲ اہل مدین سے بنی اسرائیل کا
انتقام لین ۳ تب موسی نے لوگون کو فرمایا کہ بعضے تم مین
سے قتال کے لئے مہیا ہون اور مدیانون کا سامنا کرین
تاکہ یہواہ کے لئے مدائنون سے انتقام لین ۴ انہون نے
مدیانیون سے لڑائی کی جیسا یہواہ نے موسی کو فرمایا تھا
اور سارے مردون کو قتل کیا ۹ اور بنی اسرائیل نے مدیانیو
کے رنڈیون اور بچون کو اسیر کیا اور اون کے مواشی اور
بھیڑ بکری اور مال و اسباب سب کچھ لوٹ لیا ۱۰ - اور
اونکے سارے شہرون کو جنمین رہتے تھے اور انکی سب
قلعون کو پھونک دیا ۱۱ - اور انہون نے سارے غنیمت
اور سارے اسیر انسان اور حیوان لئے - اور وے قیدی
اور غنیمت اور لوٹ موسی کے پاس لائے اور موسی سارے
سردارون پر غصہ ہوا - ۱۵ - اور اونکو کہا کہ کیا تمنے سب
عورتون کو جیتا رکھا ہے ۱ - سو تم ان بچون کو جو لڑکے
ہین سبکو قتل کرو اور ہر ایک عورتکو جو مرد کی صحبت سے
واقف ہین جان سے مارو لیکن وے لڑکیان جو
مرد کے صحبت سے واقف نہین ہوئین اپنی لئے زندہ رکھو ۱۹
اور صموئیل ۲ کی باب ۱۲ مین ہے ۲۹ تب داؤد نے سارا
لشکر جمع کیا اور رابہ پر چڑھا اور لڑا اور اوسے لے لیا -
۳۰ - اور اوسنے ومان کے بادشاہ کا تاج اس بادشاہ
کے سر پر سے ان جواہر سمیت جو اوسمین جڑی تھے لے لیا
اور اوسکا سونا وزن مین ایک قنطار تھا سو وہ داؤد کے
سر پر رکھا گیا اور اوسنے اوس شہر سے لوٹ کا بہت سا
مال نکالا - ۳۱ - اور اوسنے اون لوگون کو جو اوسمین تھے
باہر نکالکے آرون اور لوہے کے داونی گاڑیون اور کوہے
کے کلہاڑون کے نیچے کیا اور اونہین اینٹون کی جلتی
پزاوے کے درمیان سے چلایا اور اوسنے بنی عمون کے
سارے شہرون سے یہہ کچھہ کیا انتہی -

اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ حضرت موسی اور داؤد نے
کیسا سخت جہاد کیا اور کافرون کو کیسے کیسے تکلیفین دین
کہ اونکے شہرون کو جلایا اور اونہین آگ مین ڈالا آرون
سے چیرا بال بچون تک کو نچھوڑا بڑے ظلم کی بات ہے
کہ پادری صاحب اس جہاد کو جوان سختیون کے ساتھہ ہو
قرار دیتے ہین اور قتال محمدیکو جسمین ان امور کا شائبہ
بھی ظہور مین نہین آیا ظلم ٹہرائے ہین اس تعصب اور
ہٹ دہرمی کا کچھہ ٹہکانا ہے - باقی آیندہ راقم محمد علی

ڈاکٹر پرگسٹاؤ ویل جرمنی کے اعتراضون کا جواب

من جانب فاضل بے عدیل مولانا مولوی چراغ علیصاحب مدظلہ العالی

ڈاکٹر فنڈر صاحب نے میزان الحق مین کئے ایک اعتراض
اس قسم کے جناب پیغمبر صہ پر نقل کئے ہین کہ آنجناب کینہ

انتقام کش تھے بلکہ بعض دشمنون کو دغا و فریب سے
قتل کرایا۔

کما قال محمدؐ کے صفات مین کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب
فہم و فراست و باریک بین و دانا اور دنیوی کامون
مین ماہر اور اپنے یار و اصحاب و خویش و اقربا پر صاحب
احسان تھا۔ لیکن باطنی اور دلی پاکی سے بیگانہ تھے
اور دشمنون کے حقین سخت اور کینہ ور تھا چنانچہ یہہ
آخری صفت آیہ گزارشون سے ظاہر و ثابت ہوتی ہے انتہی

اقول انسان کے خصلت اچھی یا بری کسی قسم کی
ہو اسکی سیرت عام کے دیکھنی سے اور امتحان کے موقعون
پر اچھی طرح معلوم ہو جاتے ہی خصوصًا اس شخص کے سرگزشت
جسنے ایک عرصہ دراز تک مختلف حیثیتون مین بسر کیے ہو
اور اپنی صبر و تحمل و تواضع اور اعراض مین ایک ہی نہج
پر رہا ہو اور زمانہ کی تقلب اور احوال کے تغیر پر اسکا اپنا
حال نہ بدلا ہو بلکہ اسکی رفتار اور گفتار ایک ہی طور پر
رہی ہو بالتخصیص جبکہ اس شخص کریم الصفات عالی ہمت
کو بارہا ایسے موقع ملے ہون جنمین ہر ایک معتدل مزاج
اور متین شخص بھی جادۂ استقامت سے حسب فطرات
انسانی و بمقتضای بشریت منحرف ہو سکتا ہے۔ اور
پھر ان حالتون مین بھی اسنے عفو و بخشش کو کام فرمایا
ہو تو وہ شخص ضرور ان سب آزمایشون مین کامل العیار
ثابت ہوگا۔ چنانچہ جناب پیغمبرؐ اپنی رفتار اور گفتار
مین ان خاص صفات صبر و جفاکشی۔ ترک انتقام و عفو

تمام مین سب سے زیادہ اور افضل ہین اور ادنی شائبہ
بھی ایسے تہمتون کا آپکی نسبت ثابت نہین ہو سکتا۔

گفتار کا بیان

جناب پیغمبرؐ کے مواعظ اور احکام ہمیشہ یہہ رہے کہ برائی
کے عوض بھلائی کرو۔ جو کوئی تم سے برائی کرے تم
اسکو بھلائی سے بدل کرو تحمل اور برداشت کرتے رہو۔
غصہ کو دباتے رہو۔ اپنی بھلائی پر غیر کی بھلائی مقدم
رکھو۔ اذیتون پر صبر کرو۔ اور اگر نظام دنیا کی حیثیت
اور اپنی بچاؤ اور دفع مضرت کے لئے مکافات اور بدلا
لینے کی ضرورت پڑے تو وہین تک کہ جہان تک تم پر ظلم
ہوا اور جسقدار تک تم ستائی گئے اور اس مقدار سے
بڑھنا تو درکنار اگر برابری کا بدلا لینا چھوڑ دو تو بہت ہی
خوب کام ہے۔ چنانچہ یہہ آیتین اسی مضمون کے ہین۔

(۱) ادفع بالتی ہی احسن (مومن) بری بات کے
جواب مین وہ کہو جو بھلی ہے۔

(۲) یدرؤن بالحسنۃ السیئۃ۔ (قصص۔ رعد)
بھلائی دیتے ہین برائی کے جواب مین۔

(۳) لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ہی احسن
فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی الحمیم (حم سجدہ فصلت)
برابر نہین نیکی اور بدی جواب مین اس سے بہتر کہو
اور پھر دیکھو کہ دشمن بھی دوستدار بن جاتا ہے۔

(۴) جزاء سیئۃ سیئۃ۔ مثلہا فمن عفا واصلح فاجرہ
علی اللہ۔ (شوری) برائی کا بدلا برائی

ہوتا ہے مگر جو کوئی معاف کرے اور سنوار دے تو اسکا
اجر اللہ پر ہے۔
(۵) ولمن صبر وغفر ذلک لمن عزم الامور (شوریٰ)
البتہ جسنے صبر کیا اور بخشدیا تو یہہ کام ہین ہمت کے
(۶) الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ
یحب المحسنین (آل عمران) جو لوگ غصہ دباتے
ہین اور بخشدیتے ہین لوگون کو اور خدا نیکی کرنے والون کو
پسند کرتا ہے۔ (۷) فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به
ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین (نحل) اگر بدلا لو تو
اسیقدر جتنی تمکو تکلیف پہونچی اور اگر صبر کرو تو بہتر ہے
(۸) وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ غفور رحیم
(تغابن) اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشدو تو اللہ
بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (۹) قل للذین امنوا
یغفروا للذین لا یرجون ایام اللہ (جاثیہ)
ایمان والون سے کہدے کہ بے ایمانون کو بخشدین
(۱۰) فاعفوا واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ (بقر)
سو تم درگذر کرو اور خیال مین نہ لاؤ جب تک بھیجے اللہ اپنا حکم
(۱۱) لا تزال تطلع علی خائنة منهم الا قلیلا منهم فاعف
عنهم واصفح ان اللہ یحب المحسنین (مائدہ) ہمیشہ
تو خبر پاتا ہی اونکی ایک دغا کی مگر تھوڑے لوگ ہین سو معاف کر اور
درگذر اون سے اللہ چاہتا ہے نیکی کرنیوالون کو (۱۲) فاعرض عنهم وعظهم وقل
لهم فی انفسهم قولا بلیغا (نساء) تو اون سے تغافل کر
اور اونکو نصیحت کر اور اون سے کہہ اون کے حق مین بات کام کی

(۳۳) بخلاف رحمۃ للعالمین کے کہ لست لهم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا
من حولک فاعف عنهم واستغفر لهم (آل عمران)
سو کچھ اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ہوا انکو اور اگر ہوتا تو سخت کو
سخت دل تو منتشر ہو جاتے تیرے گرد سو تو انکو معاف کر اور بخشش مانگ انکے واسطے
(۱۳) فلا تطع الکافرین والمنافقین ودع اذاهم (احزاب)
کہا نہ مان منکرون اور دغا بازون کا اور چھوڑ دے ایذا انکی۔
یہہ سب آیتین اسپر دلالت کرتے ہین کہ جناب پیغمبر کے
اخلاق مین دشمنون کو بخشدینا اور ان کے اذیتون
پر صبر و تحمل کرنا ان سے برفق و مدارا پیش آنا اور
مسلمانون کو ایسا ہی حکم دینا بکثرت پایا جاتا ہے۔
تو کیا کوئی کینہ ور غدار ایسے احکام مصابرت و عفو
و رحمت صادر کریگا۔
علاوہ ازین دلی پرہیزگاری اور باطنی پاکی کی اور کیسے
اک ایسے عمدہ اور عالی احکام ہین جنمین نہ صرف ظاہری
افعال و اعمال کو قابل مواخذہ اور زیر عتاب قرار دیا ہے
بلکہ دل کے جذبات اور باطن کے تحریکات کو بڑے شد
و مد سے لایق مواخذہ قرار دیا ہے پس جس شخص نے
امور قبیحہ کے ترک کرنے اور دل کے ارادون اور خیالون
پر بھی سزا تجویز کی ہو وہ کیسے خود ہی باطنی اور دلی
پاکی سے بیگانہ تصور ہو سکتا ہے بلکہ ان احکام سے
ظاہر ہے کہ اُسکا تقدس باطنی اور تقوای دلی کمال
اخلاص اور عین خدا پرستی کا تھا جسنے بری باتون کے
عین اصل اور مصدر پر روک ٹوک کی اور افعال قلوب

نفس پر ضبط اور تہ کے احکام صادر کئے اور دل
کے چھپی باتون پر بھی مواخذہ قایم کیا۔
(۱) لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولاکن یواخذکم بما کسبت
قلوبکم (بقر) نہین پکڑتا ہی تمکو اللہ ساتھہ لغو کے قسمونمین تمہارے
لیکن پکڑتا ہی تمکو ساتھہ اونچیز کے جو کمائے دل تمہارے۔
(۲) ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ
(بقر) اگر ظاہر کرو تم اوسچیز کو جو دلون مین تمہارے ہی یا چھپاؤ تم
اوسکو حساب کریگا تم سے اوسکے اللہ (۳) وذروا ظاہر الاثم
وباطنہ ان الذین یکسبون الاثم سیجزون بما کانوا یقترفون۔
(انعام) اور چھوڑدو تم ظاہر کو گنہکے اور باطن کو اوسکے مقرر جو لوگ
کماتے ہین گناہ کو قریب ہی کہ جزا دینگے اونچیز کی جو ہین کماتے۔
(۴) ولا تقربوا الفواحش ما ظہر منہا وما بطن (انعام)
اور نزدیک نجاؤ بیحیائیون کے وہ جو ظاہر ہین اون سے اور جو باطن ہین۔
(۵) قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا وما بطن (اعراف)
کہہ سوا اوسکے نہین کی حرام کیا رب میرا بیحیائیون کو وہ جو ظاہر ہین اونمین سے
اور وہ جو باطن ہین (۶) ولا تقف ما لیس لک بہ علم
ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔
(بنی اسرائیل) اور مت پیروی کر اوسچیز کی جو نہین تجھکو اوسکا علم
تحقیق کہ کان اور آنکھہ اور دل سب اونمین سے اوسکے سوال کیا گیا۔
(۷) ولیس علیکم جناح فیما اخطاتم بہ ولکن ما تعمدت قلوبکم
(احزاب) اور نہین ہے تمپر گناہ جو خطا کرے تم اوسمین اوسکے ولیکن
وہ جو ہان بوجھکے دل تمہارے (۸) ونہی النفس عن الہوی۔
(نجم) اور باز رکہا نفس کو خواہش سے۔

پس ایسے عمدہ اور شدت کی تعلیم دینے والے اور ایسے
خالص اور دلی پرہیزگاری کے معلم کی نسبت ایسا گمان
فاسد نہین ہوسکتا کہ معاذ اللہ وہ دلی پاکی سے بیگانہ تھا

رفتار کا بیان

جناب پیغمبرؐ کی سیرت کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ قیام
مکہ جناب پیغمبرؐ ہمیشہ منکرین مکہ سے انواع و اقسام کے
تکلیفین اور اذیتین برداشت کرتے رہے اور پھر ان
مصائب و آلام کا انتقام نہین لیا اور جبکہ مکہ فتح ہوگیا اور
اور وہ سب قوم انکی اختیار مین ہوگئے تو ان کے جملہ عداوتون
اور اذیتون کو کریمانہ اخلاق سے بھولا دیا اور عموماً سبکو
معاف کردیا تو وہ اہل مکہ کے مخالفتین جو عرصہ بعید تک روز
افزون رہین اور وہ مصیبتین جو مسلمانون پر عموماً کفار
مکہ کے جانب سے عائد ہوئین جنکی وجہ سے مسلمانون کو
دور دور ملکون مین ہجرت کرنے پڑے اور خویش و اقربا اور
گھر بار چھوڑنا پڑا۔ اور نبی سے استہزا و تمسخر سے پیش آنا
اور انکی در پئے قتل و حبس و اخراج رہنا۔ یہہ سب باتین
کسی ظالم اور کینہ کش مین اسبات کا باعث ہوتین کہ وہ شخص
ہنگام فیروزمندی مین اس قوم سے سخت انتقام لیتا اور مثل
دیگر سلاطین کے اسکی کینہ وری اور انتقام کشی کے آثار کما
شہر کی خرابی اور اہل شہر کے کشت و خون وغیرہ کی
عبرت روزگار ہوتے حالانکہ ان سب باتون کے برخلاف
جناب پیغمبرؐ نے ہنگام فتح مکہ عفو تمام کا حکم دیا اور ان سب
گذشتہ سختیون اور مصیبتون کو کمال صبر اور تحمل سے معاف

کے اپنی دشمنون سے برتی وہ ہمارے پیش آئے۔ اور ایسے منافقان مدینہ کے مخالفت اور دیگر تیاں عرب کی فتنہ کشی اور خیبر بن کے آتا اور دہ پے آزار ہونا۔ اُنسے ہی جناب پیغمبر نے اپنی رحمت عام سے درگزر فرمائے۔ چنانچہ یہ سب عادات حسنہ پیغمبر کے کریمانہ اخلاق اور رحمدلی دشمن نوازی اور کمال مروت پر دلالت کرتے ہین۔ ان سب کریمانہ اخلاق اور صبر و تحمل کے باتون پر جناب پیغمبر کے مخالفون نے تسلیم کیا ہے چنانچہ یورپ کے سچے فاضلون مین سے آنریبل سر ولیم میور گو دو اک غیر ثابت مثالون سے (جنکی تردید آگے آویگی) پیغمبر پر دشمنون سے بیرحمی کرنا ثابت کیا چاہتے ہین مگر باایہمہ جناب پیغمبر کے اعتدال اور عالی ہمتی کو تسلیم فرماتے ہین۔ **چنانچہ قال**۔ محمد اپنے دشمنون کے جانب جبکہ وہ اُنہین تسلیم کر لیتے بردباری مین قاصر نہ تھے۔ وہ اک مدت دراز کے علانیہ نزاع جو اہل مکہ نے انکے مقابلہ مین کئے تھے کسی مغرور ظالم کو اسبات پر آمادہ کرتے کہ اسکی غضب کے دائمی آثار آتش زدگی اور خون ریزی مین قایم رہتے۔ مگر محمد نے باستثنا چند مجرمون کے عفو عام کا حکم دیا اور ان لوگون کی کثرت استہزا بی ادبیون اور اذیتون کو مروت سے طاق نسیان پر رکھکے اپنی سرآمد دشمنون سے کریمانہ بلکہ دوستانہ پیش آئے۔ وہ تحمل بھی کچھ کم نہ تھا جو علیہ اللہ اور مدینہ کے منافقون کے ساتھہ برتا گیا جنہون نے عرصہ دراز تک آنحضرت کے تدبیرون کی مخالفت اور حکم

کی مزاحمت کی تھی۔ اور نہ وہ شفقت کچھ کم تھی جو اہون نے اکثر دشمنون کے گروہ انکی ملیح ہو جانے پر حین حالت فتح یابی مین ظاہر کی انتہی (کتاب لائف اف محمد جلد ۴) اسیطرح پیمبرس کے مجمع العلوم (سائکلوپیڈیا) مطبوعہ لندن جلد مین جناب پیغمبر کا ہر دل عزیز ہونا۔ دوستون سے اخلاص کرنا۔ اپنی اہلیت سے نرم دلی کرنا اور ہمیشہ دشمن کو بخشدینے مین مستعدی کرنا صرف تسلیم ہی نہین کیا بلکہ پیغمبر کے اندازہ سیرت و اخلاق مین ان باتون (اور نیز اور محاسن کی بھی) رعایت اور لحاظ کرنا ضروری ٹھہرایا ہے۔

مگر پادری فندر صاحب تو جناب پیغمبر کے ان محاسن اخلاق اور مخالفون کے تسلیم و تعریف سے بھی چشم پوشی کرکے ناحق کوشی کی راہ سے ڈاکٹر ویل۔ جرمنی کی تقلید کرتے ہین۔

(۱) **اعتراض** مثلاً غزوہ بدر سے کچھ پہلے محمد نے قریش سے بدلہ لینے کو عبداللہ بن جحش کے تین اسّی آدمی کے ساتھہ روانہ کیا اور اسے اک خط دیکر حکم دیا کہ تیسرے دن اسے کھولکر پڑھیو جو کچھ اسمین لکھا ہے اسپر عمل کیجیو عبداللہ نے تیسرے دن وہ خط پڑھا اسکی مضمون بموجب بطن نخلہ کو روانہ ہوے قریش کے قافلہ کا منتظر رہا اپنر حملہ کرکے ایک کو تو مار ڈالا اور دو کو اسیر کر لیا اور انکا سارا مال و متاع ضبط کرکے مدینہ کو لوٹ آیا۔ جس وقت یہ باشہد